



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ کون سے امور ہیں جن کے پیش نظر خاوند کی طلاق کا اعتبار نہیں کیا جاتا اور اس کے طلاق دینے کے باوجود بیوی مطلقہ نہیں ہوتی؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

جب شوہر عاقل، بالغ اور مکلف و مختار ہو تو اس کی طلاق کا اعتبار کیا جاتا ہے اور اس کی طلاق سے بیوی مطلقہ ہو جاتی ہے، اس کے برعکس اگر نابالغ ہے یا حالت نشہ میں ہے یا وہ اس قدر شدید غصہ میں ہو کہ طلاق کے نقصان کو سمجھنے سے عاجز ہو جائے اور اسے مدہوش کر دے تو ایسے حالات میں اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”نہین شخص مرفوع القلم ہیں، سو یا ہوا آدمی حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، [1]“ ”بچہ حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون حتیٰ کہ وہ سمجھنے لگے۔“

[2] ”اسی طرح جو شخص مجبور ہو اور اس سے زبردستی طلاق لی گئی ہو، اس کی طلاق کا بھی اعتبار نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”زبردستی طلاق اور جبری آزادی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

اہل علم نے ”اغلاق“ کا یہ معنی کیا ہے کہ زبردستی اور شدید غصہ کی حالت کو اغلاق کہا جاتا ہے، اسی طرح ایسے شخص کی طلاق کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے جو نشہ میں مدہوش ہو، ایسا نشہ کہ عقل کو مافوق کر دے اگرچہ نشہ کی وجہ سے گنہگار ہو گا لیکن اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

ترمذی، الحدود: ۱۴۲۳۔ [1]

الموداود: ۲۱۹۳۔ [2]

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 356

محدث فتویٰ